بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ (ترجمہ) ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں ان میں سے سب سے **افضل** لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور سب سے کم درجہ راستہ سے تکلیف دور کرنا ہے۔

ان تمام شعبوں کو متعدد اہل علم نے ایک جگہ جمع کرنے کی عظیم کاوش کی ہے۔

1- امام حلیمی نے اس موضوع پر "المنہاج" ترتیب دی جس کی تین جلدیں ہیں۔

2- ان کے بعد امام بیہقی نے "شعب الایمان" لکھی جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

3- اسی موضوع پر امام ابو محمد عبدالجلیل اندلسی المعروف القصری المتوفی 608 ھ نے کام کیا جو ایک ہی جلد ہے۔

یہ کتاب 1995ء میں بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ اس کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ اس کے دو ابواب ہیں۔ محبت الٰہی اور "محبت رسول" ان کا ترجمہ بندہ نے کیا ہے جو الگ الگ دو حصوں میں شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالی صفہ اکیڈمی کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جو اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ کتاب چھٹی ہجری میں لکھی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کر کے آپ از خود فیصلہ کریں کہ آج کن لوگوں کے عقائد اس کے مطابق ہیں اور کون اس کے مخالف عقائد رکھتے ہیں۔ نئے نئے فتنوں سے بچ کر اپنے عقائد و معمولات وہی رکھیں جو ہمارے اسلاف کے تھے۔ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

خادم اسلام

محمد خان قادری

جامع رحمانیہ، شادمان لاہور

بروز ہفتہ بوقت 12 بجے دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ (ترجمہ) ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں ان میں سے سب سے **افضل** لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور سب سے کم درجہ راستہ سے تکلیف دور کرنا ہے۔

ان تمام شعبوں کو متعدد اہل علم نے ایک جگہ جمع کرنے کی عظیم کاوش کی ہے۔

1- امام حلیمی نے اس موضوع پر "المنہاج" ترتیب دی جس کی تین جلدیں ہیں۔

2- ان کے بعد امام بیہقی نے "شعب الایمان" لکھی جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

3- اسی موضوع پر امام ابومحمد عبدالجلیل اندلسی المعروف القصری المتوفی 608ھ نے کام کیا جو ایک ہی جلد ہے۔

یہ کتاب 1995ء میں بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ اس کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ اس کے دو ابواب ہیں۔ محبت الٰہی اور "محبت رسول" ان کا ترجمہ بندہ نے کیا ہے جو الگ الگ دو حصوں میں شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ صفہ اکیڈمی کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جو اس کی اشاعت کر رہے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ کتاب چھٹی ہجری میں لکھی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کر کے آپ از خود فیصلہ کریں کہ آج کن لوگوں کے عقائد اس کے مطابق ہیں اور کون اس کے مخالف عقائد رکھتے ہیں۔ نئے نئے فتنوں سے بچ کر اپنے عقائد و معمولات وہی رکھیں جو ہمارے اسلاف کے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

خادم اسلام

محمد خان قادری

جامعہ رحمانیہ، شادمان لاہور

بروز ہفتہ بوقت 12 بجے دن

محبتِ رسول ایمان کی بنیاد ہے اور یہ بات اس قدر واضح ہے کہ محتاجِ دلیل نہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفسقین (سورۃ التوبہ، ۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

پھر اس پر تہدید و وعید کرتے ہوئے فرمایا

فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفسقین (التوبۃ، ۲۴)

تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

حدیث صحیح میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ (المسلم، کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔

لفظ الناس میں تمام انبیاء رسل اور اولیاء بھی شامل ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت تمام انبیاء ورسل اور اولیاء سے بڑھ کر کرنا لازم وضروری ہے۔

دوسری روایت میں انہی سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما (النسائی، کتاب الایمان)

جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ان کے ماسوا سے بڑھ کر محبت ہو۔

تمام مخلوق پر فضیلت

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ محبت کو اپنی محبت کے ساتھ متصل قرار دیا ہے۔

"مما سواھما" کے الفاظ واضح کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقی تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ اللہ اور رسول کا ماسوا تمام مخلوق ہے خواہ وہ نبی فرشتہ ہے یا ولی، اس کا رتبہ بڑا ہے یا مقام اور خواہ وہ اپنا خاندان ہے یا رشتہ دار، خواہ وہ ذات ہے یا کائنات کی کوئی اور شئے، ہر ایک سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی جائے گی۔

آپ کی محبّت کے بغیر ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر بلند مقام سے نواز رکھا ہے تو ضروری ہے. محبت رسول کو ایمان کا مستقل شعبہ قرار دیا جائے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باقی تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت کی جائے. اس شعبۂ ایمان (محبت رسول) کے بغیر نہ کسی کا ایمان ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی مقبول. کیا تم نے نہیں دیکھا بنی اسرائیل کے راہب اپنے انبیاء و رسل سے محبت رکھتے اور اللہ کی عبادت بھی کرتے. مگر ان کو اس نے کوئی فائدہ نہ دیا. کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے تھے. حالانکہ وہ آپ کے رسول ہونے کو جانتے تھے.

کیا مقام ہے اپنے رب کے ہاں، کس قدر اس کے ہاں ان کا مرتبہ و منزلت ہے اور وہ کس قدر اسے محبوب ہیں

حین لم یرض دین احد الا بحبه ولا قبله الا مقرونا بحبه

اللہ کسی کے دین کو آپ کی محبت کے بغیر پسند ہی نہیں فرماتا اور نہ ہی آپ کی محبت بغیر اسے قبول فرماتا ہے.

فصل

یہ بابِ محبت تین اقسام رکھتا ہے

۱- قام اسلام ۲- مقام ایمان ۳- مقام احسان

مقامِ ا ام میں محبّت

مقام اسلام میں ظاہر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زبان سے محبت کا اظہار کہ ائے. تمام اعضا کے ساتھ آپ کی اور آپ کے دین اور سنن

کی مدد کی جائے. آپ کی مدح اور صلوٰۃ وسلام میں کثرت سے کام لیا جائے. آپ کے اور آپ کے طریقہ کے دشمنوں سے زبان سے سختی کی جائے. اعمال میں آپ کے معمولات کی اتباع کی جائے اور خواہشات نفس اور سنت کے خلاف بدعات کی ممانعت کی جائے. یہ مقام اسلام اور عالم جسد میں آپ کی محبت کا اظہار ہے. جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

من احب سنتی کان احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔ (ابن عساکر، ۱۴۵/۲)	جس نے میرے طریقے سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

مقام ایمان میں محبت

دل آپ کی محبت سے اس قدر معمور ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شئے سے بڑھ کر آپ کی ذات گرامی محبوب ہو. حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس فرمان ہے۔

وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما (المسلم کتاب الایمان)	وہ شخص ایمان کی حلاوت ومٹھاس پائے گا جس نے ہر شئے سے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی۔

مقام احسان میں محبت

عقل یہ غور وفکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوق پر کتنی بزرگی، فضیلت قدر ومنزلت عطا کی ہے پھر انسان اپنے ظاہر وباطن سے آپ کی خوب تعظیم، توقیر اور عزت کرے۔

فانہ معظم وموقر فی جمیع	کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

العوالم من اسفل العالم الی اعلاه الی محله الکریم الذی هو قاب قوسین او ادنیٰ۔

تمام عالمین میں اسفل سے لے کر اعلیٰ مقام اجو قاب قوسین او ادنیٰ ہے آپ کا معظم اور صاحب توقیر ہیں

محبّت کے لیے جمال و کمالات کا تذکرہ

جب یہ مقامات واضح ہو گئے تو اب ضروری ہے کہ ہم ایسی مبارک و مقدس ذات کے کچھ محاسن اور آپ کے ظاہری و باطنی کمالات کا تذکرہ کریں تاکہ ہر عالم و مقام میں آپ کے ساتھ ظاہر و باطن میں محبت کا وجوب و لزوم واضح ہو سکے۔

فان الحسن والجمال والاحسان سبب المحبۃ۔

کیونکہ حسن، جمال اور احسان محبت کا سبب بنتے ہیں۔

فطرۃً دل اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں جو ان پہ احسان کرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب کے عظیم محسن ہیں۔ کیونکہ تمام مثلاً اسلام اور شریعت و ہدایت پر آپ کے سبب ہی سے ایمان نصیب ہوا۔

بل ھو سبب کل خیر ظاھرا وباطنا لانہ رحمۃ عامۃ فی اصل خلقتہ فھم ذالک من نعمہ وجھلہ من جھل کما قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ظاہری اور باطنی خیر کا سبب ہیں اس لیے کہ آپ اپنی اصل خلقت میں رحمت عامہ ہیں، یہ بات سمجھنے والے کے لیے سمجھ میں آگئی اور نہ سمجھ والے کیلئے سمجھ نہ آئی، اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی ہے اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

اس کی تفصیل عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسنِ خلقت کے تحت آ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نام مبارک کے حروف پہ تخلیق

آپ کے جسدِ انور کے ظاہری حسن کا عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد کو آپ کے مبارک نام کے حروف کی صورت پر پیدا فرمایا :-

کی لا یری بالبصر الا اسمہ

تاکہ ہر وقت نگاہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی رہے۔

یہی وجہ ہے محب کو ہر شئی میں اپنے محبوب کی صورت ہی دکھائی دیتی ہے، تو اللہ تعالیٰ نے میم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سر حا کو دونوں ہاتھ، دوسری میم کو بطن اور دال کی صورت میں ران، پنڈلیاں اور قدم بنائے۔ خط قدیم میں آپ کا مبارک نام یوں تحریر کیا جاتا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ جنت کی یہی صورت ہے خواہ وہ مرد و خواتین ہیں یا بچے۔

یری اسمہ فی کل مکرم و محبوب فیعو حبہ کل شئ بروٴیۃ اسمہ۔

تاکہ ہر مکرم محبوب شئی میں آپ کا مبارک نام دکھائی دے اور آپ کے نام کو دیکھنے کی وجہ سے ہر شئی سے محبت کی جائے۔

اسم محبوب کا ادب

رہے چوپائے، نباتات، آلات، معادن جواہر آلات اور دیگر اشیاء تو انہیں صورت اسم محمد سے خارج رکھا کیونکہ وہ اولاد آدم کے مملوک اور خادم ہوتے ہیں۔ اور ان کی خدمت کے لیے ان کی تخلیق ہوئی ہے۔

کی لا یستخدم اسم الحبیب ولا یستذل۔ تاکہ نام حبیب کہیں خادم وحقیر نہ ہو جائے۔

فصل

چونکہ کفار و مخالفین کے باطن ان کی بدعقیدگی اور بدعملی کی وجہ سے مسخ شدہ اور الٹے تھے۔ اس لیے وہ آپ سے محبت نہیں کرتے۔

اگر ان کے باطن احسن تقویم ہوتے تو اہل ایمان کی طرح وہ بھی آپ سے محبت کرتے۔ ظاہراً وہ اس اسم سے نہ چاہتے ہوئے بھی محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ فطرت پر پیدا ہوئے اس دار دنیا میں وہ آپس میں محبت کرتے ہیں لیکن ان کے باطن مسخ شدہ ہیں۔

آخرت میں ان کے مسخ شدہ باطن سامنے آئیں گے ان کی خلقت ظاہری کسی اور شکل وصورت میں ڈھل جائے گی جیسا کہ آیات و احادیث میں وارد ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِهٖٓ اَھْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا (سورۃ الملک، ۲۲)

تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَھُمْ فِیْھَا کٰلِحُوْنَ (سورۃ المؤمنون ۱۰۴)

اور وہ اس میں منہ چڑائے ہونگے

اس کی تفسیر میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

تشویه النار فتقلص شفته العلیا حتی تبلغ وسط رأسه وتسترخی شفته السفلیٰ حتی تبلغ رأسه۔ (الترمذی، ۲۵۸۷)

آگ انھیں جلائے گی ان کا اوپر والا ہونٹ سر کے درمیان تک بلند ہو جائے اور نیچے والا ہونٹ اس کی ناف تک لٹک جائے گا۔

دوسری حدیث میں ہے

ان الکافر لیسحب لسانه الفرسخ والفرسخین۔

الترمذی ۲۵۸۰)

کافر کی زبان ایک فرسخ یا دو فرسخ تک لمبی ہو کر باہر نکل آئے گی۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ جب داڑھیں احد پہاڑ جیسی، اوپر والا ہونٹ وسط سر اور نیچے والا ناف تک ہوگا۔ زبان کئی میل تک لمبی لڑھک رہی ہوگی۔

فانی تشبه هٰذه الصورة الخلقة الانسانية المصورة علیٰ صورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تو ایسی صورتِ انسانی کی مشابہت صورت اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسے ہو سکتی ہے۔؟

یہ بھی منقول ہے۔ انکار کرنے والوں کا حشر باجرہ کے دانہ کی طرح ہوگا اور یہ مسخ ہونا ہی ہے۔ حدیث صحیح میں ہے۔

ان ابا ابراهیم یرد فی صورة ذیخ۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے چچا کو بھیڑیے کی صورت دے دی گئی۔

بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی بندر اور خنزیر بنا دیا اور ان کا باطن یہاں ہی واضح ہوگیا۔ ارشاد فرمایا :

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ — اور اس نے ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا۔
(سورۃ المائدہ ، ۶۰)

یہ بھی منقول ہے کہ اہلِ دوزخ کی صورتیں سانپ بندر، خنزیر، کتے شیاطین اور دیگر حیوانوں کی طرح ہوں گی، جیسا روافض کے بارے میں مروی ہے۔

انھم کلاب اهل النار — وہ جہنمی کتے ہیں۔

خصوصاً جن لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی ہے۔ آخرت میں ان کے باطن، ظاہر بن جائیں گے۔ اگرچہ ان کے ظواہر احسن تقویم ہیں۔ مگر انھیں اسفل سافلین میں گرا دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کا مبارک ارشاد ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ. ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ۔ (سورۃ التین، ۴، ۵) — یقیناً ہم نے انسان کو اعلیٰ صورت عطا فرمائی۔ پھر ہم نے اسے سب سے پستی کی طرف پھیر دیا۔

ایک اور جگہ پر فرمایا:-

وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ۔ (سورۃ یٰسٓ، ۶۷) — اور اگر ہم چاہتے تو انکے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے۔

جنت اور صورت اسم محمد

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو، اہل جنت کے علاوہ کسی کی بھی صورت محمدی اسم مبارک کے جمال میں نہ ہوگی۔ لہٰذا وہی آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں گے، خواہ وہ مرد ہیں یا خواتین۔

فليس فيها مسكن ولا قصر ولا موضع الا وصورة هذا — وہاں کوئی ٹھکانہ، محل اور جگہ ایسی نہ ہوگی جو اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الا سم۔ کی صورت پر نہ ہو گی۔

اور یہ مذکورہ حقیقت مسلمہ اور مشہور ہے۔ آخرت اور جنت میں جو بھی اس صورت پر نہ ہو گا۔ مثلاً لباس، محلات، سواری، نہریں، درخت وہ اس صورت والوں کے خادم اور مملوک ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کے حسن پر، متعدد کتب تحریر کی گئی ہیں۔ ان میں ہر ایک نے اپنے مطالعہ کے مطابق آپ کے حسن و جمال کی جھلکیاں بیان کی ہیں۔

فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمل العالمین صورۃ خلقہ اللہ کذالک لاجل الحب لہ علیہا۔

اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت میں تمام کائنات سے خوبصورت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال اس لیے دیا تھا کہ آپ کو محبوب بنا لیا جائے۔

چونکہ جمال و حسن محبوب ہوتا ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مخلوق میں کسی کی نظر آپ کے جسد اطہر پر پڑے تو وہ آپ کو ناپسند کرے تو اس سے وہ کافر ہو جائے گا۔

حسن مصطفوی پردہ میں

حسن یوسفی اور دیگر لوگوں کا حسن آپ کے حسن کا جز ہے۔ کیونکہ ان تمام کی آپ کے اسم مبارک کی صورت میں تخلیق ہوئی ہے۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

ولولا ان اللہ ستر جمال صورۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر اللہ تعالیٰ ہیبت اور وقار کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

بالهيبة والوقار واعمى عنه آخرين لما استطاع احد النظر اليه بهذه الابصار الدنياوية الضعيفة

حسن وجمال پر پردہ نہ ڈالتا تو آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اور اس کمزور دنیا کی کوئی آنکھ آپ کو دیکھ ہی نہ پاتی ۔

چہرہ اقدس کی ضیا پاشیاں

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رات کی تاریکی میں کپڑے سیتے ہوئے سوئی گر پڑی

فرأتها وابصرتها بنور ضياء وجه محمد صلى الله عليه وآله وسلم

تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی ضیاء اور روشنی کی وجہ سے اُسے پا لیا۔

حدیث صحیح میں ہے

ان وجهه كان مثل الشمس ومثل البدر وعلى قدر ما يستطيع كل احد ان ينظر اليه صلى الله عليه وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس شمس و قمر کی مانند تھا اور ہر دیکھنے والا اپنی استطاعت کے مطابق نور پاتا۔

صحابہ کی نعت

صحابہ میں سے بہت سے ایسے ہیں، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو کبھی نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں۔ حضرت انس اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی نعت میں منقول ہے۔

كان ربعة من القوم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد انور مناسب تھا۔ زیادہ دراز اور کوتاہ نہ تھا۔

یہ اس لیے کہ پست ہونا حقیر لگتا ہے اور زیادہ طویل ہونا طبیعت پر بوجھ ہوتا ہے۔

ولیس بالابیض الامهق ولا بالادم۔ — کیونکہ سرخی میں کالا پن ہوتا ہے، خالص سفید، برص کی طرح ہوتا اور تمام ناپسند ہیں۔

لیس بجعد قطط ولا سبط۔ — آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی سیدھے کھڑے۔

جعد حبشی اور سبط رومیوں کے بالوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ان میں کامل جمال نہیں ہوتا۔ یہ تمام انتظام اس لیے تھا کہ آپ کی کوئی بھی شئی ہرگز ناپسند نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ بھی منقول ہے

مات ولیس فی راسه عشرون شعرة بیضاء۔ — آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وصال ہوا تو اس وقت آپ کے سرِ اقدس پر بیس بال بھی سفید نہ تھے

یعنی آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں سفیدی زیادہ نہ تھی۔ کیونکہ خواتین اسے ناپسند کرتی ہیں اور نہ آپ زیادہ بوڑھے ہوئے کیونکہ اس سے آپ پناہ کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ ملاحظہ کیا آپ کی ذاتِ اقدس میں بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہوئے، کہیں کوئی اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے کافر نہ ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال مبارک دنیا و آخرت کے تمام افراد سے بڑھ کر تھا۔

وکان بعید ما بین المنکبین — آپ کے دونوں شانوں کے درمیان

(شمائل ترمذی) عجیب شان کا فاصلہ تھا۔

تاکہ دلوں میں تعظیم وعظمت پیدا ہو اور آپ کو محبوب بنا لیا جائے۔ اس کا عکس ناپسند اور حقیر ہوتا ہے۔

دستِ اقدس کی نرمی

حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

ما مسست دیباجة ولا حریرة الین من کف رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

میں نے کوئی دیباج اور ریشم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس سے زیادہ نرم نہیں پایا۔

اس لیے کہ ہاتھوں میں کھردرا پن ناپسند ہوتا ہے۔

خوشبو مبارک

حضرت انسؓ ہی فرماتے ہیں:

ولا شممت رائحة من مسکة ولا عنبرة اطیب من رائحة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی خوشبو سے بڑھ کر کسی کستوری اور عنبر کو نہیں پایا۔

کیونکہ بُوئے بد ناپسند ہوتی ہے۔ آپ کی خوشبو کستوری و عنبر سے بڑھ کر تھی تاکہ کوئی خوشبو میں آپ کے برابر نہ ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی خوشبو میں مساوات کی وجہ سے آپ سے کسی شئی کے برابر محبت کرے۔

دھن مبارک

وکان ضلیع الفم

آپ کا منہ مبارک فراخ تھا۔

اس لیے کہ چھوٹا اور تنگ منہ بُرا سمجھا جاتا ہے۔

مبارک آنکھیں

وکان اشکل العینین — آپ کی آنکھیں فراخ اور سیاہ تھیں

یہ اس لیے کہ آنکھوں کا چھوٹا ہونا عیب اور جمال کے خلاف ہوتا ہے۔

مقدس ایڑیاں

وکان منہوش العقبین — آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا۔

یہ مردوں کے لیے خوبصورتی کا سبب ہوتا ہے۔ ہاں خواتین کے لیے کثرت گوشت بہتر ہوتا ہے۔

الغرض آپ کی تخلیق اور حسن سب سے اعلیٰ و اجمل ہے جو بھی آپ کو دیکھتا یا آپ کے بارے میں سنتا ہے وہ آپ کو محبوب بنالیتا ہے۔ کوئی شئ ایسی وہاں نہ تھی جس کو عیب سمجھا جائے یا کوئی طبیعت اسے ناپسند کرے۔ کیونکہ اگر کوئی عیب لگاتا یا ناپسند کرتا تو کافر ہو جاتا۔

صحابیہ کا بول مبارک پینا

حتیٰ کہ ایک صحابیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بول مبارک پیا۔ اگر وہ اس سے پیشاب جیسی بدبو محسوس کرتیں تو ان کے حلق کے نیچے وہ نہ جاتا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ بیت الخلاء سے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لاتے اور میں وہاں داخل ہوتی۔

فاجد رائحۃ المسک — تو کستوری جیسی خوشبو پاتی۔

اسی طرح آپ کی منی مبارک کا معاملہ ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اسے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھیں۔ باقی احادیث میں جو دھونے کا ذکر ہے (وہ ناپاکی کی وجہ سے نہیں) بلکہ نظافت کے طور پہ ہے جیسا کہ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظافت کے طور دستِ مبارک دھویا کرتے اور یہ آپ کی خصوصیت ہے۔

بوقت وصال خوشبو اسی طرح جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا دوسری اموات کی طرح آپ کے جسم اطہر سے کوئی ناپسندیدہ شئی ظاہر نہیں ہوئی۔

بل کان طیباً حیاً ومیتاً — بلکہ آپ ظاہری حیات اور وصال کی حالت میں پاکیزہ ہی تھے۔

لباس مبارک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم قیمت والے کپڑے زیب تن فرمایا کرتے کیونکہ آپ دارِ عبودیت میں تھے۔ لہٰذا اسی دار کے مطابق لباس پہنا۔ اس سے دار زہد وعبادت میں سب سے خوبصورت صورت پائی۔

تمام فقہا کا فتویٰ تمام فقہا رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فتویٰ ہے

من قال ان ثوب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسخ یرید بذلک عیبہ قتل کفراً لا حداً

جو شخص یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑا میلا ہے اور اس سے عیب مقصد ہو اسے بطور کفر قتل کردیا جائے نہ کہ بطور حد۔

اس گفتگو سے واضح ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے اجمل صورت عطا کی گئی ہے اور آپ کے تمام امور جمال والے ہیں: تاکہ آپ سے محبت کی جائے کیونکہ حسن وجمال محبوب ہوتا ہے۔ یہ اختصاراً آپ کے

ظاہری جسم کی صفات کا بیان ہے کہ آپ کے اعضاء ظاہری حسن و جمال کے اس درجہ پر فائز ہیں کہ معمولی سے معمولی عیب سے بھی بالاتر ہیں۔

فصل

حسن باطنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حسن باطنی اور روح پاک کے بارے میں مخلوق کیا بیان کر سکتی ہے۔ تمام جہانوں کے پروردگار نے فرمایا۔

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورۃ القلم، ۴)
اور بلا شبہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔

جس کو اللہ تعالیٰ عظیم فرمائے۔ اس سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے؟ اور خُلق آپ کا باطنی حسن ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث صحیح میں اسی آیت کی تفسیر میں منقول ہے۔

كان خلقه القرآن
سارا قرآن، حضور کے اخلاق (سیرت و کردار) کا بیان ہے۔

قرآن نورِ مبین ہے جس سے ہر نور استفادہ کرتا ہے۔ قرآن تمام اسمائے صفاتِ ربانیہ کو جامع ہے جو تمام اشیاء کو وجود عطا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسماء صفات قدیمہ کے معانی میں سے اس جہان میں ہر معنی کو ایجاد فرمایا ہے علم کو اپنے علم سے، رحمت کو اپنی رحمت سے۔ نور کو اپنے نور سے کرم کو اپنے کرم سے، حلم کو اپنے حلم سے، اسی طرح بقیہ اسماء و صفات۔

تذکرہ نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور محمدی اور آپ کی ذات باطنی کو معانی قرآن سے پیدا فرمایا اور

آپ کی ہر ہر صفت کو محمود بنایا اور قرآنِ عظیم تمام کتب کے معانی کو جامع اور ان کا محافظ ہے۔ اسی لیے اس کا نام قرآن ہے، قرء کا معنی جمع کرنا ہے۔ تو قرآن، ہر نور، خیر، برکت، حسن و جمال پر مشتمل ہے اور اسی سے تمام جہان استفادہ کر رہے ہیں۔ آحادیث میں آیا ہے۔

اول ما خلق اللہ نور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ — سب سے پہلے اللہ تعالٰے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔

اس سے آپ کی مراد آپ کی باطنی اور نورانی ذات ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے۔

ان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد۔ — اللہ تعالٰے نے اجسام سے پہلے ارواح کو پیدا فرمایا۔

دوسرے مقام پر فرمایا

کنت نبیًا و آدم بین الماء والطین — میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے

ایک اور مقام پر فرمایا

انا اول الانبیاء خلقاً و آخرھم بعثاً — خلقت میں سب سے پہلا بھی میں ہوں۔ ہاں بعثت میں سب سے آخر میں ہوں۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادِ گرامی

عالمِ اُمت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرمایا تو زمین کو بچھانے اور آسمان کو بلند کرنے سے پہلے اسے

مختلف صورتوں میں قائم فرمایا حالانکہ اس کی ذات اقدس اپنے ملکوت میں یکتا اور جبروت میں واحد ہے۔ اس نے اپنے نور سے ایک نور کو شائع کر کے اسے نور کی ضیاء سے روشن کیا جب وہ روشن ہو گیا تو ان تمام صورتوں کے درمیان رکھا۔

فوافق ذٰلك صورة نبينا محمّد صلّى الله عليه وسلّم — وہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ کے موافق ہو گیا۔

پھر ربّ العزت نے فرمایا :-

اَنتَ المُختار المنتخب و عندك مستودع نوری وهدايتی — آپ مختار و منتخب ہیں اور آپ کے پاس میرا نور اور ہدایت امانت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو مخفی فرما دیا اور انہیں اپنے خزانہ علم میں محفوظ فرما دیا۔ پھر عوالم بنائے۔ زمانہ کو پھیلایا، پانی و ہوا چلائی، عرش کو پانی پر رکھا۔ پھر زمین کو پانی کی سطح پر بلند فرمایا۔ پھر ملکی قوتوں کو خصوصی انوار سے پیدا فرمایا۔

وقرن بتوحيده نبوة محمّد صلى الله عليه وآله وسلم فشهرت فى السماء قبل مبعثه فى الارض — اپنی توحید کے ساتھ حضور کی نبوت کا اعلان فرمایا اور زمین پر تشریف لانے سے پہلے ہی آسمانوں پر آپ کی نبوت مشہور ہو چکی تھی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل گفتگو ہے۔ آگے فرمایا :-

ولم يزل الله يخبئو النور تحت الزمان الىٰ ان فضل محمّداً طاهرا القنوات۔ — اللہ تعالیٰ نے اس نور کو مخفی رکھا، یہانتک کہ اسے حضور کی افضل ترین صورت میں ظاہر فرمایا۔

پھر فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو ظاہراً و باطناً خفیہ اور اعلانیہ اسی عہد کی طرف دعوت دی جو دنیا سے آنے سے پہلے کا تھا تو جس نے اس نور سے فیض پایا تھا اس نے ہدایت کے راز کو پا لیا اور اسے شرح وصدر نصیب ہوا اور جس نے غفلت برتی وہ عذاب کا محل بنا ـــــ قارئین آپ نے ملاحظہ کر لیا،

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عقدت لہ النبوۃ قبل کل شئ فانہ دعی الخلیقۃ عند خلق الارواح وبدء الانوار الی اللہ کما دعاھم آخر فی خلقۃ جسدہ آخر الزمان۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر شئ سے پہلے نبوت عطا فرمائی اور آپ نے تخلیق ارواح اور ابتدا انوار کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسا کہ ظاہری جسم کے ساتھ آخری زمانہ میں بھی وہی دعوت دی۔

اسی معنی ومفہوم پر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی دلالت ہے۔

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جآءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذالکم اصری قالوآ اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین۔ (سورۃ آل عمران ۸۱)

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ

لیا سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا
فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو
جاؤ اور میں آپ ساتھ گواہوں میں ہوں۔

آپ آدمِ ارواح ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام ارواح ایمان لائیں تو آپ تمام ارواح کے آدم ٹھہرے جیسا کہ حضرت آدم تمام اجسام کے سبب اور جد ہیں، احادیث سے ثابت ہے۔

۱۔ ان نور السمٰوٰت من نور محمدؐ	آسمانوں کا نور آپ کے نور مبارک سے ہے۔
۲۔ نور القلم من نور محمدؐ	قلم کا نور آپ کے نور کا فیض ہے
۳۔ نور العرش من نور محمدؐ	عرش کا نور آپ ہی سے مستنیر ہے۔
۴۔ نور اللوح والعقل ونور المعرفة والبهاء والشمس والقمر ونور الابصار من نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم	لوح وعقل معرفت، حسن وجمال، شمس وقمر اور آنکھوں کا نور آپ ہی کے فیض سے ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری آیت مبارکہ "ولقد راہ بالافق المبین" کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

افق مبین دنیا و آخرت سے ماوراء ہے یعنی آپ نے عبادت الٰہیہ میں اپنے رب کا دیدار کیا اور یہ ابتداء خلق سے ہزار سال پہلے کی بات ہے اور غیب کے غیب کا مکاشفہ تھا۔ اس عمود کثیف کے ذریعے جس سے اللہ تعالیٰ نے عرش، کرسی اور تمام انوار کو پیدا فرمایا۔

تو واضح ہو گیا کہ ہر وجود کا نور، اس کا حسن اور اس کے ذات و باطن میں جو چیز مستعار ہے۔ اس کا مرکز، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا نور ہے، اللہ تعالٰی نے آپ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو سراج منیر بھی فرمایا ہے۔

انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔
(سورۃ الاحزاب، ۴۵، ۴۶)

یقیناً ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

جیسا کہ سورج کے بارے میں فرمایا۔

وجعل الشمس سراجا (نوح، ۱۶) اور سورج کو چراغ کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس شمس الوجود ہے۔ ہر موجود کا حسن، جمال اور نور آپ سے مستفیض و مستنیر ہے۔ جس طرح آنکھیں سورج کی ان شعاعوں کے نور سے ہر شئے کو دیکھتی ہیں جو اس جہان پر ہوتی ہیں اور انہی کی وجہ سے ہر شئے ظاہر و واضح ہوتی ہیں۔

فکذلک تستمد العقول والبصائر والذوات من ذات المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النورانیۃ التی ھی شمس الوجود وسراجہ۔

تو اسی طرح عقول، آنکھیں اور ذوات اس نور مصطفی سے فیض پاتی ہیں جو ہر وجود کے لیے شمس اور سراج کا درجہ رکھتا ہے۔

آپ اول آخر اور ظاہر و باطن ہیں

سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک

کو تخلیق فرمایا تو آپ کا وجود اقدس تمام کائنات کے لیے بیج کا درجہ رکھتا ہے۔

وھو مقام الحبیب من الحبیب ثم تنشأ عنھا الوجود کلہ کما تنشأ الشجرۃ عن البزرۃ حتی کملت الموجودات الکلیات	اور حبیب کے ہاں حبیب کا مقام ہے پھر اس سے تمام وجودات کو پیدا فرمایا، جیسا کہ بیج سے درخت پیدا کیا جاتا ہے۔ یہانتک کہ تمام موجودات کی تکمیل ہو گئی۔

پھر حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد اور نور کو پیدا فرمایا، جو تمام کے تمام ——— اصل سے مدد لیتے ہیں۔ یہانتک کہ آپ کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اطہر کا کمال خلق اور دنیا میں ظہور رہا۔

کما تظھر ثمرۃ الشجرۃ بعد کمالھا۔	جیسا کہ درخت کا پھل اس کے کامل ہونے کے بعد ہی ظہور پذیر ہوتا ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول بھی ہوتے اور آخر بھی۔ آپ کے بعد آخرت کا ظہور ہو گا۔ کیونکہ آپ آخر میں ہیں جیسا کہ اوائل کی ابتدا آپ سے ہوئی کیونکہ اول ہیں، آپ صلی اللہ علیہ کے شرف وعظمت کا ظہور تمام منازل پر ہوا۔ آپ کا دین تمام ادیان پر غالب تو آپ ظاہر ٹھہرے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیلہ بنیں گے۔

وخفی اسرارہ فی مقامات شفاعتہ خفیت اسرارہ مع حبیبہ فی غیب الغیب بدخولہ علیہ وحدہ کما یدخل الملک	مقامات شفاعت پر آپ کے اسرار مخفی ہیں اور غیب الغیب میں حبیب کے ساتھ بھی آپ کے اسرار دوسروں سے مخفی ہیں۔ کیونکہ آپ وہاں تنہا

ہی داخل ہوں گے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام کے شفیع اور غیبی راز دنیاز سے آگاہ اور غیب ہیں سب سے بڑھ کر اپنے محبوب اللہ کے لیے وسائل وعبادات بروئے کار لانے والے ہیں۔ اس مقام شفاعت غیب اور رحمت کل پر آپ کے علاوہ کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔

فکان ھو الباطن فی درجات الغیب وغیب القرب فکان اولاً وآخراً وظاھراً وباطناً اوّل فی الخلقة والتقدمة وآخر فی البعثة ورجوع الکل الیه وانتظار ھو لوجه وظاھر فی المنزلة وباطن فی الوسیلة

درجات غیب اور غیب قرب میں آپ باطن ہیں۔ لہذا آپ اول آخر اور ظاہر و باطن ٹھہرے خلقت و تقدیم میں اول، بعثت اور روز قیامت میں تمام کے رجوع اور انتظار میں آخری مقام و منزلت میں غالب و ظاہر اور مقام وسیلہ میں باطن ہیں۔

فصل

اللہ تعالیٰ کے اِس ارشادِ گرامی پر غور کریں

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً۔ (سورۃ فرقان، ۱)

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

عالمین سے مراد تمام مخلوق ہے۔ اول و آخر تمام آپ پر ایمان لائے اور آپ کا نور مبارک تمام عالم میں ایک صلب سے دوسری صلب کی طرف منتقل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی پڑھیں۔

وقال الذین کفروا لولا نزل علیه القرآن جملة واحدة	اور کافروں نے کہا قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا۔
(سورة الفرقان، ۳۲)	

حضور آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان بھی سامنے رکھیں۔

قدر اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلقھم بخمسین الف سنة	اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے سے پچاس ہزار سال پہلے ان کی تقدیر کو مقرر فرمایا۔
(الترمذی ۲۱۵۶)	

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیلة القدر میں بھی اس موقعہ پہ نازل کیا گیا جب عدم کی رات کی ظلمت تھی اور مخلوق کی تقدیر بنائی جا رہی تھی تو اس رات میں آپ پر قرآن نازل کیا گیا، اس قرآن کے نور سے حاصل کردہ انوار کی وجہ سے آپ کے نور سے تمام انوار نے فیض پایا اور آپ کی سب سے پہلے عبادت کی طرف اس فرمان الٰہی میں اشارہ ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ	فرما دیجئے اگر رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوں۔
(سورة الزخرف، ۸۱)	

مقام قاب قوسین او ادنیٰ

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہوتی (جیسا کہ کفار کہتے ہیں) تو میں اولاد ہونے کا زیادہ حقدار ہوں، کیونکہ میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوں اور میں اول مخلوق ہوں۔ لیکن میں اس کا بیٹا ہونے کا مدعی نہیں ہوں بلکہ میں تو اس کا ایک بندہ ہوں۔ تو تم میرے علاوہ کسی کو اس کا بیٹا کیونکہ قرار دے سکتے ہو حالانکہ وہ میرے

مقام قرب، منزلت اور اولیت کو کہاں پا سکتا ہے ؟

احادیث معراج پڑھیں اور اس بارے میں آیات کا مطالعہ کریں
آپ بُراق پر سوار ہوئے. نورانی سیڑھی پر چڑھے رفرف پر تشریف فرما ہوئے۔

وجاوز مقامات الاملاک والانبیاء الی ان کان قاب قاب قوسین او ادنیٰ
اور تمام ملائکہ اور انبیا کے مقامات سے آگے گذر گئے یہاں تک کہ قاب قوسین او ادنیٰ کے مقام پر فائز ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے عروج فرمایا اس مقام اوّل تک یہاں سے نور کی ابتدا ہوئی تھی۔ جس سے نورِ عرش پیدا کیا گیا۔

الذی لیس بینہ وبین اللہ واسطۃ الوجود کلہ۔
جس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ وجود نہیں۔

اس سے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت **عرش پر بٹھانا** کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

ان اللہ یجلس محمداً علی العرش لاستغنائہ ھو جل جلالہ عن العالمین فیکون مشرفا علی الوجود کلہ لان الوجود من نورہ ومن جمالہ استنار
آپ کو اللہ تعالیٰ نے عرش پر بٹھایا کیونکہ اللہ جل جلالہ تمام کائنات سے مستغنی و بے نیاز ہے تو آپ وجود میں اصل قرار پائے۔ کیونکہ وجود کو آپ کے نور سے وجود ملا۔

جب تم نے اجمالی بات سمجھ لی تو واضح ہو گیا، ہر وجود کا حسن اور جمال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام، تمام مخلوق اور علماء پر آخرت میں آشکار ہو گا، آپ تمام

مخلوق سے افضل رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ پر تمام نعمتیں نچھاور کر دی گئی ہیں۔ آپ کو جود وکرم کے حلوں سے مزین کیا گیا ہے۔

وکان فضل اللہ علیک عظیما — اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے

محمد، مفعل کے وزن پر ہے۔ ایسی شخصیت جسے محامد سے مزین کیا گیا۔ جس کی عطا شدہ صفات پر حمد کی جائے۔ احمد، افعل کے وزن پر ہے۔ یعنی آپ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ خالق کی حمد کرنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ ہر حمد کرنیوالا اس کے سایہ تلے ہوگا۔ لواء سے مراد وہ جھنڈا ہوتا ہے جو جنگ کے موقعہ پر مقام امیر پر گاڑھا جاتا ہے۔ تاکہ ہر ایک اس سے آگاہ ہو جائے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

لکل غادر لواء عند استه — ہر دھوکہ باز کی سرین کے پاس

یعرف به۔ (المسلم، کتاب الجہاد) — جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائیگا

اس کی مقعد کے پاس گاڑھنے کی وجہ ان کی ذلت ورسوائی ہے

تو حمد کے جھنڈا کا آپ کے پاس ہونا واضح کر رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کے امام وسربراہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے مقام پر ہوں گے، یہاں مقام محمود پر اول وآخر آپ کی حمد کر رہا ہوگا۔ آپ کے سر اقدس پر تاج وقار وہیبت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ توقیر وعزت عطا فرمائے گا جو آپ کے ساتھ ہی مخصوص ہوگی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقام محمود پر محامد ومدح کے ایسے حلل نصیب ہوں گے جو آپ کے علاوہ کسی کو نصیب نہ ہوں گے۔ آپ کے نیچے براق عظیم ہوگا جس کی رنگت سے تمام میدان قیامت اس طرح چمک اٹھے گا جیسے

بجلی آسمان و زمین کے درمیان چمکتی ہے۔

اپنے حبیب (اللہ تعالیٰ) کے ہاں اعلیٰ مقام کی وجہ سے تمام لوگ آپ کی شفاعت کی طرف رجوع کریں گے۔ یہ ہے آپ کا جمال، جس کے ہم پلہ کوئی جمال نہیں۔ کوئی کمال آپ کے کمال کی خاکِ راہ تک نہیں پہنچ پاتا۔

آپ رب العالمین کے محبوب اور تمام مخلوق کے سربراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)	اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

یہ آیہ مبارکہ بتا رہی ہے تمام کائنات پر رحمت آپ کی وجہ سے ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ کا تمام مخلوق کے لیے رحمت ہونا سمجھ آئے تو سابقہ گفتگو کے ساتھ ساتھ یہ بھی سامنے لائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حبیب اور محبت عظمیٰ کا مقام آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مخلوق میں جو دل و روح آپ سے محبت کرے گا۔ اس کی روح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کی روح طیبہ کے ساتھ غیب الغیب میں چلی جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

الارواح جنود مجندہ فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف۔	ارواح لشکروں کی طرح ہیں جو آپس میں متعارف تھیں وہ محبت کریں گی اور جو متعارف نہ تھیں، وہ ایک دوسری سے نفرت کریں گی۔

تمام ارواحِ عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔

وکان امیر الارواح کلها — اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ارواح

وسیدھا۔ کے امیر اور سردار ہیں۔

وہ آپ کی محبت میں اس طرح جمع ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتہ پر جمع ہوتی ہیں۔ تمام ارواح آپ کی محبت، دین اور آپ کے خالق کی توحید و محبت پر جمع ہیں۔ کیونکہ آپ ازل سے اور ہر جگہ توحید کے داعی ہیں تو ارواح کا اجماع و اجتماع ہوا، اور ایمان و توحید میں اجتماع ثبوتِ رحمت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا

الجماعة رحمة والفرقة عذاب۔ (مسند احمد، ۴، ۲۲۸)

جماعت رحمت اور فرقہ عذاب ہے۔

ہر ذرّہ کے لیے رحمت

اللہ تعالیٰ نے آپ صلوٰت اللہ علیہ وسلامہ کے سبب سے تمام پر رحمت فرمائی ماسوائے اس کے جس نے رحمت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ کفار ہیں اور وہ کائنات میں اقل ہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔

وان كل خير ونور وبركة شاعت وظهرت في الوجود او ظهر من اول الايجاد الى الاخرة انما هو سببه صلى الله عليه وآله وسلم

کائنات کے پہلے ذرّہ سے لے کر انتہا تک جو خیر، برکت اور نور کسی کو نصیب ہوا اس کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہیں۔

کل پر احسان کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبّت لازم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مقام و جگہ احسان فرمانے والے ہیں۔ آپ کی ذات اقدس نے تمام وجود پر احسان فرمایا اور اس کے جمال سے تمام جہاتِ عالم روشن ہو گئیں، افسوس اس پر جو محروم ر

خاسر رہا۔

اسم مبارک کی تعظیم پر بخشش

بنی اسرائیل کے ایک شخص کے بارے میں منقول ہے کہ اس نے ساری عمر گناہوں اور نافرمانی میں گذاری اور وہ اپنے دور کا سب سے بڑا گناہ گار تھا۔ اس کے پلے نیکی بہت کم تھی۔ وہ فوت ہوگیا تو اللہ تعالٰے نے آگاہ فرمایا یہ شخص جنتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔ مغفرت و بخشش کے سبب کے بارے میں عرض کیا گیا تو فرمایا :

انه فتح التوراة يوماً فرأى فيها اسم محمد مكتوباً فقبله ومسح به وجهه تبركاً به وحباً به فغفر الله له جميع ذنوبه من اجل تعظيمه اسم محمد صلى الله عليه وسلم حبيب الله۔

اس نے ایک دن تورات کو کھولا اس میں اسم محمد لکھا ہوا پایا تو اس نے اسے بوسہ دیا اور اس سے محبت و تبرک حاصل کرتے ہوئے اسے آنکھوں سے لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی تعظیم کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیے۔

سب سے بڑی نیکی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت سب نیکیوں سے بڑی نیکی ہے، لوگ اس محبت میں مختلف درجات رکھتے ہیں۔

فاحبهم فيه اتبعهم لسنته في الظاهر والباطن والمقامات

وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سے محبت کرتے ہوئے ظاہر، باطن، احوال و

والا حوال ۔ — واقعات میں آپ کے طریقہ کی پیروی کرتے ہیں ۔

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ ۔

جس نے میرے طریقے سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ۔

<u>اس کے برابر کوئی عمل نہیں</u> محبت سب سے اعلیٰ و افضل عمل ہے جو مقامات جنت اور رفیق اعلیٰ میں آپ کا پڑوسی بنا دیتی ہے اور سب سے کم درجہ کی محبت ہم جیسے سخت دل والے لوگوں کی ہے جو معاصی اور نافرمانی میں ملوث ہیں جیسا کہ اسرائیلی عاصی کی محبت تھی ۔

وحبہ نافع علی کل حال ولیس مثلہ من الاعمال ۔

اور آپ سے محبت ہر حال میں فائدہ دیتی ہے اور اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔

اے اللہ ہمیں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی احباب میں شامل فرما اور دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

آپ سے محبت کی علامت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اور آپ کی آل پہ درود و سلام اور یہ درود و سلام مختلف انعامات اور نعمتوں کا ذریعہ ہے، اللہ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے یہ دائمی عطیہ ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔ والحمدللہ رب العالمین ۔

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مُصنّف

امام ابو محمد عبدالجلیل اندلسی قصری

ترجمہ

مفتی محمد خان قادری

محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مُصنّف

امام ابو محمد عبد الجلیل اندلسی قصری

ترجمہ

مفتی محمد خان قادری